ہزاروں مسائل شرعیہ کا
بیش بہا خزانہ
فتاویٰ اجملیہ
بدرالفقہاء حضرت علامہ مفتی شاہ
مولانا محمد اجمل قادری رضوی علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (الحديث)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

ہزاروں فتاویٰ پر مشتمل مسائل شرعیہ کا بیش بہا خزانہ

اجمل الفتاویٰ

المعروف بہ

فتاویٰ اجملیہ

جلد چہارم

عمدۃ المحققین سلطان المناظرین اجمل العلماء بدر الفضلاء

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب قادری رضوی اشرفی نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ۰ لاہور

نام کتاب	**اجمل الفتاویٰ** المعروف بہ **فتاویٰ اجملیہ** (جلد چہارم)
مصنف	اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب سنبھلی
تبییض وترتیب	محمد حنیف خاں رضوی بریلوی صدر المدرسین جامعہ نور بریلی شریف
محرک	حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری (صدر ادارہ ریاض المصنفین پاکستان)
مؤید	مولانا صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری (چیئرمین ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل کراچی)
پروف ریڈنگ	محمد عبد السلام رضوی - محمد حنیف خاں رضوی
کمپوزنگ	محمد غلام مجتبیٰ بہاری - محمد زاہد علی بریلوی - محمد منیف رضا خاں بریلوی
	زین العابدین بہاری - محمد عفیف رضا خاں بریلوی
سن اشاعت	فروری ۲۰۰۵ء
تعداد	۵۰۰
ناشر	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور
مطبع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت	فی جلد 250 روپے (مکمل سیٹ 1000 روپے 4 جلد)

ملنے کے پتے

ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل رضا چوک ریگل (صدر) کراچی

ادارہ پیغام القرآن زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

مکتبہ اشرفیہ مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

مکتبہ قادریہ عطاریہ موتی بازار راولپنڈی

مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز اُردو بازار کراچی

مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی

مکتبہ رحیمیہ گوالی لین اُردو بازار کراچی

فہرست مسائل جلد چہارم

باب الحظر ۳

مسترد کردینا اور بجائے شمول پنچائت کے اسکے لئے تخریبی روش اختیار کرنا اور دوسروں کو براہ فریب عہد وحلف لیکن پنچائت کے خلاف پر مجبور کرنا مذموم افعال ہیں اور تعلیم اسلامی کے خلاف محرکات ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ زید کی پنچائت سے علیحدگی اور اسکے خلاف نئی پارٹی سازی کی بنیاد اگر وہی ملک غیر میں تدفین میت ہے یا اور کوئی خلاف شرع امر ہے تو زید کی یہ ساری حرکات اور خاصکر افتراق اور نئی پارٹی کی تحریک یقیناً موجب گناہ عظیم ہے۔ لہذا اسکو فوراً ایسے قبیح افعال سے باز آ کر قومی نظام میں شامل ہونا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل، الفقیر الی اللہ عز وجل،
العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

مسئلہ (۱۰۳۷۔۱۰۳۸۔۱۰۳۹)

کیا فرماتے ہیں علماء دین ذیل کے مسئلہ میں۔

(۱) کچھ روز قبل زید کی شادی بکر کی لڑکی سے ہونا طے پائی۔ زید سنی اور بکر وہابی یعنی اہل حدیث ہے۔ زید نے جب مذہبی کتابیں دیکھیں، اور علمائے دین سے دریافت کیا تو اس کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہابی اور دیوبندی جو میلاد وقیام نیاز وفاتحہ کو بدعت شرک اور حرام کہتے ہیں۔ ان کے یہاں شادی بیاہ میں کھانا پینا سب ناجائز وحرام ہے۔ چنانچہ زید اب بکر کی لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اور زید کے خویش واقارب کہتے ہیں کہ کتنے دنوں سے ایسی شادیاں ہوتی چلی آرہی ہیں۔ آج تک کسی عالم و مولوی نے ناجائز نہیں کہا۔ تم تو ایک نئی بات کہتے ہو۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ لہذا خدمت میں عرض ہے کہ اس استفتاء کا جواب عام فہم زبان میں قرآن شریف وحدیث شریف کے حوالے کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ نیز یہ بھی واضح فرمائیں کہ جن لڑکے ولڑکیوں کی شادی وہابی کے یہاں ہو چکی ہے اسے کیا کیا جائے۔ فتوی عام فہم مع سند کے دیں تا کہ زید اپنے خویش واقارب کو سنا کر ان کی تشفی کر سکے۔

(۲) وہابی اہل حدیث و دیوبندی جو میلاد وقیام نیاز فاتحہ کو بدعت حرام وشرک اور ناجائز کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں۔ ان سے بچوں کی تعلیم دلوانا ان کے وعظ ونصیحت میں شریک ہونا ان سے سلام وکلام کرنا جائز ہے یا ناجائز؟۔

(۳) صلح کلی کون سا فرقہ ہے اور ان لوگوں کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں، جو ان کے پیچھے نماز پڑھے، اس کے لئے حکم شرعی کیا ہے؟۔

الجواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) بدمذہبوں، گمراہوں، وہابیہ، دیوبندیہ، رافضیوں، قادیانیوں وغیرہ گمراہ فرقوں سے بلاشک ترک موالات بلکہ معاملات اٹھنا بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا، انکے ساتھ بیاہ شادیاں کرنا، ان سے سلام کلام کرنا۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کی بیمار پرسی کرنا۔ ان کے جنازے میں شامل ہونا، سخت ممنوع و ناجائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم، ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم رواه العقيلي۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم ان کے ساتھ مت بیٹھو، انکے ساتھ مت پانی پیو، ان کے ساتھ مت کھانا کھاؤ۔ ان کے ساتھ مت نکاح کرو۔

دوسری حدیث میں ہے۔ لا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم رواه ابن حبان، یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ انکے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

تیسری حدیث میں ہے۔ وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم رواه ابن ماجة، یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم ان سے ملو تو انکو سلام نہ کرو۔

چوتھی حدیث میں ہے۔ وان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم رواه ابو داؤد۔ یعنی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اگر بیمار پڑیں، تو تم پوچھنے نہ جاؤ۔ اور اگر وہ مر جائیں تو تم جنازے میں شامل نہ ہو۔

پانچویں حدیث میں ہے۔ اياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم، رواه مسلم، یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان سے الگ رہو، انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہ کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں۔ اور وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ گمراہوں سے جدا رہنے کی تاکید میں کثیر احادیث وارد جن میں سے چالیس حدیثیں میرے رسالہ "اسلامی تبلیغ" میں مع سند کے جمع ہیں۔ نیز یہی حکم قرآن کریم میں بھی ہے۔

فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين۔ یعنی یاد آنے پر ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو، تو جو قوم میلاد وقیام اور ایصال ثواب کو جس کا جواز قرآن کریم اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ یہ ان کو بدعت حرام وناجائز وشرک کہے، اس سے زائد ظالم قوم کون ہے۔ اور حقیقت میں یہ کتنا بڑا

ظلم ہے کہ جن چیزوں کا قرآن وحدیث حکم دے، یہ ظالم وہابی قوم انکو محض اپنی رائے سے ناجائز وحرام اور
بدعت وشرک کہتی ہے۔ تو ان ظالموں کے نزدیک ساری امت سلف صالحین، ائمہ مجتہدین، صحابہ وتابعین
سب فاسق اور بدعتی ومشرک قرار پائے۔ تو اب صلح کلی وہی لوگ ہیں جو ان قرآن وحدیث کے احکام کے
خلاف گمراہوں سے میل جول رکھتے ہیں، اور ان وہابیہ ظالموں کے پاس اٹھتے بیٹھتے ہیں، اور انکو سلام
کرنے، ان سے شادی بیاہ کرنے، ان سے اپنے بچوں کو پڑھا کر گمراہ بنانے، انکا وعظ سن کر اپنا عقیدہ
بگاڑنے، ان کے پیچھے نماز پڑھکر اپنی نمازوں کے برباد کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ ان کو اپنے ان
اعمال سے توبہ کرنی چاہیے۔ اور قرآن وحدیث کے مطابق تمام گمراہوں سے جدا رہنا چاہیے۔ مولی تعالیٰ
انکو قبول حق کی توفیق دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل، الفقیر الی اللہ عزوجل،
العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

مسئلہ (۱۰۴۰_۱۰۴۱_۱۰۴۲_۱۰۴۳)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ
زید کے چچیرے خسر ریاست جودھپور سے زید کی بیوی کی رخصتی کرانے کے لئے آئے۔ زید نے
کہا دو ماہ بعد روانہ کر دوں گا، مگر زید کی بیوی بلا اجازت زید کے گھر سے اپنے چچا کے ساتھ اپنے میکہ
جودھپور کو چلی گئی، کچھ دن کے بعد زید کے خسر نے زید کے موضع میں آکر برادری کے چند لوگوں کو بلا کر
پنچایت مقرر کیا جس میں زید کے خسر نے ظاہر کیا کہ میری لڑکی کو رخصت کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ پنچوں
نے کہا بغیر اجازت زید کے آپ لڑکی کو کیوں لے آئے۔ لہذا آمد ورفت کا کرایہ زید کو دیجئے، زید آپ کی
لڑکی لے جائے گا۔ اس شرط کو دونوں فریقین نے منظور کر لیا مگر جودھپور جانے کے بعد دونوں طرف کا
کرایہ روانہ کرنے کے بجائے ایک طرف کا بھی پورا کرایہ نہ روانہ کیا۔ اس وجہ سے زید نے کرایہ واپس کر
دیا اور اپنی بیوی کو نہیں لینے گیا۔ پنچوں کی حکم عدولی زید نے کی یا زید کے خسر نے؟۔
(۲) مگر زید کے خسر کے چند عزیز دار زید کے موضع میں رہتے ہیں جو کہ زید کے بھی عزیز ہیں ان
لوگوں نے زید کا حقہ پانی بند کرا دیا۔ زید نے دریافت کیا کہ کس جرم میں زید کا حقہ پانی بند کیا گیا
پنچوں میں سے عبدالرزاق چشتی اور مظہر نے کہا کہ لڑکی پنچ کے سپرد کر دی گئی، تو زید نے کہا کہ لڑکی اور لڑکی
کے چچا جودھپور میں ہیں تو آپ کے سپرد کب اور کیسے ہوگئی؟۔ مگر ان لوگوں نے زید کی بات کی سماعت

نہیں کی۔ اور زید کے حقہ کو ابھی تک بند کر رکھا ہے۔ تو کیا شرعاً زید کا حقہ پانی بند کرنا جائز ہے؟۔
(۳) جب کہ بلاقصور زید کو مجرم قرار دیا جا رہا ہے تو زیادتی کرنے والوں پر شرعاً کیا حکم ہے؟۔
(۴) اگر زیادتی کرنے والے شرعاً مجرم ہیں تو ان پر کیا کفارہ ہونا چاہیے۔ یا کہ توبہ کرنا چاہیے۔
کیا فرماتے ہیں؟۔

محمد اسماعیل، پورہ۔ ضلع اناؤ۔ ۱۴/اپریل ۱۹۵۶

الجواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
(۱) بلاشک پنچوں کی حکم عدولی زید کے خسر نے کی، زید نے نہیں کی۔
(۲) اگر واقعہ یہی ہے تو زید کا بلا کسی قصور کے حقہ پانی بند کر دینا پنچوں کا جرم ہے۔ جس کو شرع
میں ممنوع قرار دیا ہے۔
(۳) زید جبکہ حقیقۃً مجرم نہیں ہے پھر اس کو زبردستی مجرم ٹھہرانے والے شرعاً ظالم لوگ ہیں۔
(۴) ان زیادتی کرنے والوں کو شرعاً توبہ بھی کرنی چاہیے۔ اور اپنی زیادتی کی زید سے معافی
بھی مانگنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ۱۷ رمضان ۷۵ھ

کتبہ: المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل، الفقیر الی اللہ عزوجل،
العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

مسئلہ (۱۰۴۴)

محترم جناب مفتی صاحب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین ان مسائل میں فتوی دیجئے گا،
ایک مرتبہ رسالہ آستانہ دہلی نے ایک نمبر (غوث پاک نمبر) شائع کیا تھا۔ اس کے ٹائیٹل پر
حسب ذیل بزرگان دین کے فوٹو شائع کئے گئے تھے۔ اور ان فوٹوؤں کے نیچے یہ عبارت تحریر تھی۔ کہ (یہ
عکسی مرقع حضرت شاہ جہاں کے ذاتی کتب خانہ سے حاصل ہوا ہے اور ہم اس کو عقیدت کے ساتھ شائع
کر رہے ہیں) اسمائے گرامی ان بزرگان دین کے جن کے فوٹو شائع کئے گئے تھے اور ان کے اوپر ان کے
اسمائے گرامی تحریر ہیں۔
حضرت محبوب سبحانی، خواجہ معین الدین چشتی، خواجہ قطب الدین، بابا گنج شکر، حضرت بوعلی شاہ